اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دوبار

نمبر ۲۱ جلد ۱۰

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

۱۵-اکتوبر ۱۹۳۶ء ۲۸ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ

چندہ سالانہ دو روپیہ

۱۶۹

فہرست مضامین

نظم و خبریں . . . . صہ ۲
ہندوستان میں عورتوں کی رفتار ترقی نمبر ۶ ۳/۵
درس القرآن ۶/۸
مؤلف سنن نسائی کے حالات . . ۹/۱۰
بُرے اثرات و مغربیت سے بچو . . ۱۰/۱۲
اسلامی آداب ملاقات ۱۳/۱۴
خانہ داری اور اس کی تعلیم . . . ۱۴/۱۵
لڑکیوں کی تعلیم ۱۵/۱۶
امور خانہ داری ۱۶/۱۷
عورت کا سہاگ ۔ شذرات ۔ اشتہارات ۔ وصیتیں ۔ پھول ۱۷/۲۴

جناب شبلی بی۔ اے کامرس
فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
منشی محمدؐ ابراہیم صاحب مدرس ۔
نسیم بنت رشید رشکئی ۔
مولانا خالد بی۔ اے فاضل ۔
محترمہ طاہرہ خانم قادیان ۔
خان محمدؐ صالح صاحب ۔
(ج ۔ ہ)

دارالامان کی خبریں

(۱) مجلس مشاورت کا دوسرا ششماہی اجلاس جو مالی ذمہ واریوں سے عہدہ برآ ہونے کی تجاویز کے لئے ہے۔ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر کو ہوگا۔ (۲) یکم نومبر کو یوم التبلیغ ہے۔ ہر احمدی مرد و عورت اپنے حالات کے مطابق تبلیغ سلسلہ میں حصہ لے۔ (۳) گذشتہ ایام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ رب العالمین کی طبیعت کھانسی، گلے کی خراش۔ درد کان سے مسلسل ناساز رہی اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ سے رکھے۔ (۴) حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ کی علالت تشویش ناک صورت اختیار کرگئی تھی۔ الحمدللہ کہ اس کے بعد جلد طبیعت روبہ صحت ہوگئی۔ آپ نے ۶۰ مساکین کو کھانا کھلایا۔ (۵) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب رخصت کے ایام گذار کر دوبارہ لنڈن تشریف لے جاچکے ہیں۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب و مرزا سعید احمد صاحب لنڈن سے واپس آرہے ہیں۔ (۶) سیدہ امتہ الرشید صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا نہایت مفید مضمون ارکان اسلام پر اگلے مصباح میں شائع ہوگا۔ ایسا ہی محترمہ فاطمہ بیگم (مولوی کے مضمون بھی

ولادت

جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مرید کے کے ہاں ۶ ر اکتوبر بوقت صبح فرزند نرینہ تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ سعید خادم دین بنائے۔ اللّٰھم آمین۔

رپورٹ لجنہ اماء اللہ بنوں

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا اجلاس ۵ ر اکتوبر بروز سوموار عاجزہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ بعد نماز ظہر جلسہ کی کارروائی تلاوت سے شروع ہوئی۔ عاجزہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور حمیدہ بیگم بنت شیخ قمرالدین صاحب نے نظموں سے حاضرات کو محظوظ کیا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے رسول کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ پر مضمون پڑھا۔ عاجزہ نے شمیم کی نظم "پیاری بہنو باب علم وفضل تم پر کھل گیا" پڑھی۔ نصیر بیگم بنت خود نے نماز پر اپنا مضمون پڑھا۔ پھر عاجزہ نے نظم "بنو فضلوں کے وارث تم کہ جو تم کام کرتے ہو" پڑھی۔ پھر فاطمہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد دین صاحب نے درس قرآن کے نوٹ پڑھ کر سنائے۔ سعیدہ بیگم بنت میر ظہور الحسن صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہ عاجزہ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر اپنا مضمون پڑھا۔ جو کہ نہایت توجہ سے سنا گیا۔ الحمدللہ جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ احمدی بہنوں کے علاوہ غیر احمدی خواتین بھی شامل ہوئیں۔ چندہ کی تحریک کی گئی۔ جس میں احمدی بہنوں نے چندہ دیا۔ الحمدللہ جلسہ دعا کیساتھ ختم ہوا۔ اور حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

(عاجزہ امتہ اللہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنوں اہلیہ میاں غلام حسین اورسیر امیر جماعت احمدیہ بنوں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء

ہندوستان میں عورتوں کی رفتار ترقی

(نمبر ۶)

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ کیا صنعت و حرفت میں عورتوں کا حصہ لینا مستحسن ہے؟ اگر ہے تو کن حالات میں؟

مذہبی نقطہء نگاہ سے عورتوں کا دستکاری وغیرہ میں حصہ لینا اُس وقت تک معیوب نہیں ہے، جب تک کہ وہ تخریب اخلاق کا باعث نہ ہو۔ مثلاً اگر عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش بے پردہ ہوکر کارخانوں میں کام کرنا پڑے تو یہ سخت قابلِ اعتراض ہے۔ ہاں اگر شوہر کیساتھ کسی کام میں بیوی امداد کرے۔ تو وہ نہ صرف یہ کہ بُرا نہیں بلکہ مستحسن ہے۔

تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کو خاص طور پر تاکید کی ہے۔ کہ وہ دستکاری (مثلاً ازار بند بننا وغیرہ) سیکھیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ اُن کی کوئی بہن نادار اور محتاج نہ رہے۔

فیکٹریوں میں بھی بعض شعبہ جات ایسے ہیں جہاں صرف عورتیں ہی کام کرتی ہیں۔ اور اُن کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوتا۔ پس اگر ایسے کارخانوں میں جہاں عورتوں کی علیحدہ کارگاہیں ہیں۔ اور سپروائزر (نگران) بھی عورتیں ہیں، ملازمت کرلیجائے تو ہمارے خیال میں اس کا کوئی حرج نہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ملازمت کرنے کے لئے عورتوں کے پاس کوئی وقت بھی ہے؟ اگر غور کیا جائے۔ تو ایسے کام کرنے کے لئے عورتوں کے پاس وقت کافی ہے۔ اگر دیہات کی عورتیں خانہ داری کے کام کے علاوہ کھیتوں اور کنوؤں پر جاکر کام کرسکتی ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ شہر کی عورتیں دستکاری کے لئے وقت نہ بچا سکیں۔

دُوسرے گھر کا کام خاندان کی سب عورتیں اور لڑکیاں نہیں کیا کرتیں، بلکہ اُن میں سے اکثر بیکار رہتی ہیں۔ پس اگر ان کو بجائے بیکار بٹھانے کے اِس طرف لگایا جائے۔ تو ان کے وقت کا بہترین مصرف ہوسکتا ہے۔ صرف یہ کرنا ہوگا۔ کہ ہم عورتوں کو صرف اس حد تک دستکاری میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔ کہ جس حد تک

وہ اُن کے نسوانی اور خانہ داری کے کاموں میں حارج نہ ہو ؛

جرمنی ایسے ملکوں میں عورتوں کا پبلک اداروں میں حصہ لینا بالکل ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کیوجہ یہ ہے۔ کہ وہاں رُوئی، سن پاٹ اور چائے کے کارخانے نہیں ہیں۔ اور یہی فیکٹریاں ہیں جہاں عورتوں کی ملازمت کی ضرورت ہے ؛

سب کے آخر میں ہمیں یہ فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ احمدی عورتوں کو صنعت و حرفت کے بارہ میں کیا لائحہ عمل رکھنا چاہیئے ؛

ہماری بہنیں یا تو دیہاتوں میں ہیں یا شہروں میں۔ جو دیہاتوں میں رہنے والی ہیں وہ تو پہلے ہی خاوند کے ساتھ کھیتی باڑی کے لئے کام کرتی ہوں گی۔ اس لئے ان کو زیادہ کہنے کیضرورت نہیں۔ البتہ اُنکو یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ کھیتی باڑی کا کام سال میں صرف چھ مہینے ہوتا ہے۔ اس لئے اُن کو چاہیئے۔ کہ وہ کوئی مفید دستکاری بھی سیکھیں۔ اور اس کا استعمال صرف اپنی ذات پر نہ کریں بلکہ اُسے تجارتی طریق پر چلائیں۔ اِس سے ہماری جماعت کو بھی نفع ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اُس کی آمد کا ایک حصہ چندہ میں مرکز کو بھجوانا چاہیئے۔ اور اُن کو خود بھی فائدہ ہوگا۔ دُوسرے اُنکو چاہیئے کہ وُہ خوب تعلیم حاصل کریں۔ اور خصوصاً دینی تعلیم میں اُن کو ضرور واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ اِس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ جب وہ کھیتوں میں یا کنوؤں میں جائیں گی۔ تو اپنی دیگر سہیلیوں کو بھی نیک باتیں بتا سکیں گی۔ اس طرح تبلیغ کی ایک راہ کُھل جائے گی۔ اُن کو ثواب ہوگا ؛

شہری بہنیں دستکاری میں بہت کچھ حصہ لے سکتی ہیں۔ مُرغیاں پالنا کہ جس کے لئے عورتوں کی شفقتِ مادری کا جذبہ از حد ممد ہوگا۔ ازار بند بُننا۔ رسّیاں باٹنا۔ کرسیاں بُننا وغیرہ ہزار کام ہیں۔ جو ذریعہ آمد بنائے جاسکتے ہیں۔ جو بہنیں نادار اور غریب ہیں۔ ان کو خاص طور پر اسمیں حصہ لینا چاہیئے۔ اور جو متمول اور خوشحال ہیں انکو بھی ایسے کاموں میں حصہ لیکر غریب عورتوں کی امداد کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اسلامی نظام میں کسی شخص کا بھوکا مرنا یا بغیر کپڑے اور مکان کے رہنا سخت گناہ ہے۔ قرآن مجید میں یتامیٰ اور مساکین کو کھانا کھلانے کا بار بار حکم آیا ہے۔ کیونکہ وہ خود مانگ نہیں سکتے، اِس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ خود اُن کی امداد کریں۔ اور ایسی دستکاریاں سکھا کر اُن کو فارغ البال کردیں ؛

دستکاریوں کے علاوہ پڑھی لکھی خواتین پردہ کے اندر رہ کر بہت سے کام کر سکتی ہیں۔ مثلاً وہ کتابت سیکھ سکتی ہیں۔

کیونکہ یہ پیشہ گوشہ نشینی اور تنہائی چاہتا ہے۔ اس لئے عورتوں کے لئے خاص طور پر مناسب حال ہے۔ ہماری بہنوں نے اس طرف مطلق توجہ نہیں کی۔ حالانکہ کتابیں اور اخبار لکھنے کا کام کافی ہے۔ جو انگریزی پڑھی ہوئی لڑکیاں ہیں وہ ٹائپ سیکھ سکتی ہیں۔ گھر میں بہت سا کام مل سکتا ہے۔ اور دوسرے خاوندوں کو بھی خط وکتابت، اور مضامین ٹائپ کرنے میں امداد مل سکتی ہے۔ اس طرح سے اُن کا روپیہ جو وہ باہر خرچ کرتے ہیں بچ جائے گا۔

پتلی اور پھرتیلی انگلیوں کو ٹائپ جلد آ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ کے محکمہ جات میں زیادہ تر لڑکیاں اس شعبہ میں لگائی جاتی ہیں۔

پردہ نشین عورتوں کو گھر بیٹھے کام مل سکتا ہے۔ مثلاً باہر سے کسی وکیل کی مسل یا کسی مصنف کی کتاب بغرض ٹائپ لائی جا سکتی ہے۔

شاید بعض خواتین یہ خیال کریں۔ کہ ہمیں تو خداوند تعالےٰ نے سب کچھ دیا ہے۔ ہم دستکاری کیوں کریں۔

سوال یہ نہیں کہ ان کو ملتا ہے یا نہیں سوال صرف یہ ہے۔ کہ اس وقت ہماری قوم نازک حال میں سے گذر رہی ہے۔ اور ہمیں مالی امداد کی سخت ضرورت ہے۔ پس اگر عورتیں اس بارہ میں کچھ حصہ لیں تو ان کو اُخروی ثواب ہو گا۔ اور اُن کی نادار بہنیں جن کی وہ اس طرح سے امداد کریں گی۔ اُنکو دُعائیں دیں گی۔ اور یہ چیز ایسی ہے۔ کہ اس کے لئے تمام عزتیں اور خودداریاں قربان کر دینی چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ آپکو ایسا کرنے کی توفیق دے!

عبدالرحیم شبلی بی۔کام

خریداران مصباح توجہ کریں۔

ہر مصباح میں لکھا جاتا ہے کہ خریداران مصباح اپنے اخبار کی توسیع اشاعت کو اپنا فرض ملت سمجھیں۔ اور اس کے لئے اپنے قریبیوں اور سہیلیوں میں جب بھی موقعہ ملے کوشش رکھیں۔ کہ اس کے خریدار بڑھیں۔ اور جو بقایا دار ہیں۔ انکو وصولی بقایا کی طرف توجہ دلائیں۔ تقریباً ایک ہزار روپیہ بقایا ہے۔ وصولی کے لئے وی۔پی کئے گئے تھے ۲۶۰ میں ۳/۴ حصہ واپس انکاری آ گئے۔ صرف محصولڈاک رجسٹری پر ۶۰ روپے خرچ ہوئے تھے۔ یہ نقصان علاوہ ہے۔ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ سب بقایا دار اپنے اپنے ذمے کا بقایا بذریعہ منی آرڈر ادا فرمائینگے۔

درس القرآن

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(پارہ ۲۹ رکوع ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

مَیں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۞

ھَلْ کے معنے ہیں کیا۔ سوال کا فقرہ ہے۔ کبھی تاکید کے لئے بھی آتا ہے۔ جس کے معنے ہیں قد۔ ضرور ایسا ہے۔ اسجگہ قد کے معنے ہی ہوں گے ۞

ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ۝

انسان پر ایسا زمانہ ضرور آچکا ہے حِیْنٌ وقت چھوٹا زمانہ۔ دھر لمبا زمانہ۔ زمانہ میں سے ایک گھڑی انسان پر ایسی ضرور آچکی ہے۔ کہ وہ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا نہ تھا۔ مَذْکُوْرًا جس کا ذکر کیا جائے۔ بیان کے قابل چیز۔ کوئی اہم چیز۔ پہلی سورۃ کے آخر میں فرمایا ہی۔ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی۔ یہ سورۃ پہلی سورۃ کے تسلسل سے چل رہی ہے۔ انسان پر ایک گھڑی ایسی ضرور آچکی ہے۔ کہ وہ بیان کے قابل یا کوئی اہم چیز نہ تھی۔ انسانی پیدائش کے کئی دور ہیں۔ (یہ ایک وسیع مضمون ہے۔ نہ تو اس جگہ پر موقع ہی ہے۔ اور نہ تم میں سے اکثر عورتیں اس کے سمجھنے کی قابلیت رکھتی ہیں) ہاں تو انسان کی کئی پیدائشیں ہیں۔ ایک تو ماں کے پیٹ کی ہے۔ جو سب سے قریب کی ہے۔ مگر یہ نہیں اس کے اُوپر کئی دور ہیں۔ جب وہ کچھ نہ تھا۔ وہ بہت پرے کا دور ہے۔ پھر وہ باپ کے جسم کا کچھ حصہ بنا۔ لیکن اس سے پہلے وہ سبزیوں ترکاریوں پھولوں پھلوں کا حصہ تھا۔ یہ زمانہ مراد نہیں جبکہ وہ کچھ تھا۔ بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جبکہ وہ کچھ نہ تھا یعنی ایلیمینٹس، عناصر کا حصہ، یہ گویا تین دور ہوئے۔ ماں کا دور، باپ کا دور۔ اور پھر اس سے پہلے یعنی سبزیوں ترکاریوں عناصر وغیرہ کا دور۔ باپ کے دور کا بھی ذکر ہوتا ہے اور ماں کے دور کا بھی کیونکہ یہ تو سب سے قریب کی پیدائش ہے۔ لیکن اس وقت اس کا ذکر نہیں جو اس سے پہلے ہے۔ ماں کی پیدائش کو چھوڑ کر باپ کی پیدائش کو چھوڑ کر اس سے پہلے کا دور ۞

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝ پھر اس سے وہ زمانہ آیا۔ کہ وہ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا بن گیا۔

یقیناً بنایا ہے ہم نے انسان کو ایسے

قلیل مادہ سے جو کہ ملا ہوا تھا۔ نطفۃ قلیل چھوٹا۔ امشاج۔ ملا ہوا۔ مرکب۔ بہت سی چیزوں کی ملاوٹ سے بنا ہوا۔ یہ گویا باپ کا ذکر کیا ہے۔ یعنی جب وہ باپ کا حصہ ہوتا ہے۔ لیکن باپ کا حصہ ہونے سے پہلے وہ کئی اور چیزوں سے مرکب ہے۔ نبتلیہ۔ اس لئے کہ ہم اسپر احسان کریں۔ ابتلا۔ احسان آزمائش۔

امشاج کے لفظ نے بتلا دیا ہے کہ انسان باپ کے جسم میں سے ہوتا ہے۔ اس سے پہلے وہ ایک چیز میں نہیں تھا بلکہ کئی چیزوں سے مرکب تھا ؛

جتنی مرکب چیزیں ہوتی ہیں وہ پہلے پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ جس طرح کہ شربت کو لیں تو وہ صرف ایک جگہ نہیں ہوتا۔ مصری کسی کے پاس۔ پانی کنوئیں میں، خوشبو عطار کے پاس۔ انسانی جسم جو بنتا ہے، وہ کئی چیزوں سے ملکر بنتا ہے ؛

انسان کو اللہ تعالیٰ نے مختلف چیزوں سے اِس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ انعاموں کا مستحق ہو۔ انسان مختلف غذائیں کھاتا ہے۔ اِس لئے اس میں مختلف طاقتیں ہوں گی۔ اِس لئے وہ سب سے زیادہ کام کرسکتا ہے۔ جتنی غذائیں کھاتا ہے۔ اُتنی ہی اس میں طاقتیں ہوتی ہیں۔ اور جتنی قسم کی انسان غذا کھاتا ہے، اُتنی کوئی اور نہیں کھا سکتا۔ اِس لئے وہ کام بھی سب سے زیادہ کرسکتا ہے۔

انسان سب سے زیادہ کام کرسکتا ہے لیکن اس کے مقابل میں ہاتھی۔ بلی۔ بیل وغیرہ ایسے جانور انسان جیسے کام نہیں کرسکتے۔ لیکن انسان اُن جیسے کام بھی کرسکتا ہے ؛

فرمایا۔ ہم نے اس کو مختلف چیزوں سے بنایا۔ اور ہم نے اسے سمیع۔ بصیر بھی بنایا۔ سمیع بہت سُننے والا۔ بصیر بہت دیکھنے والا۔ انسان کو انعام کا مستحق ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ دیکھنے اور سُننے والا ہو۔ انسان پر احسان جب ہی مکمل ہوسکتا ہے۔ کہ وہ سمیع بصیر ہو۔ سمیع دُوسروں کے علم کو سُنکر فائدہ اُٹھاتا ہے ؛

انسان کے علم کے دو بڑے منبع ہیں۔ کان، آنکھ۔ کان کے ذریعہ سے تو وہ دُوسروں کے علم سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ آنکھ کے ذریعہ سے اپنا علم ایجاد کرتا ہے ؛

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۝ پھر جب ہم نے آنکھیں دیں اور کان دیئے۔ تو ہم نے راستہ دکھایا۔ اس کے بعد یا تو وہ شکر گزار ہو جاتا ہے۔ یا پھر انکار کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نے اُس کو شکر کرنے کا یا کفر کرنے کا راستہ دکھایا۔ بلکہ ہم نے اس بات کی پرواہ نہیں کی۔ کہ کوئی شکر کرتا ہے یا کفر۔ ہم اسکو راستہ

بتا دیتے ہیں خواہ وہ کفر کرنے کی حالت میں ہو خواہ وہ شکر کر رہا ہوتا ہے ؛

السبیل۔ کامل راستہ۔ صحیح راستہ۔

ہم نے ہی انسان کو سچا راستہ دکھایا۔ اس حال میں کہ وہ شکر گزار بن رہا تھا یا منکر تھا۔ ہم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ انسان کی موجودہ حالت کیسی ہے۔ کئی شکر کرنے والے شکر میں بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ اور کئی منکر انکار کرنے میں بڑھتے ہی جاتے ہیں ؛

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا ۔ کافر بنانا ہمارا کام نہیں ہمارا کام تو ہدایت دینا ہے۔ ہم ہدایت دے دیتے ہیں۔ آگے ماننا یا نہ ماننا بندے کا کام ہے۔ جو مانتا نہیں اُس کے لئے سزا مقرر کی ہے۔ یعنی زنجیریں، بھڑکتی ہوئی آگ، طوق۔ یہ تین سزائیں کفر کرنے والوں کے لئے مقرر کی ہیں۔ سلاسل۔ سلسلۃ کی جمع ہے۔ اغلالاً۔ غل کی جمع ہے۔ سعیر۔ بھڑکنے والی آگ۔ تین قسم کے عذاب کفار کو ملنے ہیں۔ سلسلاً۔ انسان کو ایک جگہ قید کرنے کے لئے اگر طوق ڈالیں۔ تو وہ ہل تو سکتا ہے۔ لیکن جلدی جلدی حرکت نہیں کر سکتا۔ سعیر۔ آگ جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ صحیح ترقی کی اُن کو گنجائش نہیں ہوتی۔ جب وہ نبی کو مانے گا نہیں تو ترقی کس طرح کر سکتا ہے۔ پھر جو نبیوں کے منکر ہوتے ہیں، وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگر وہ حرکت کریں۔ تو ان کے گلے میں طوق پڑا ہوا ہو۔ اُن کی گردنیں جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ بعض بلند حوصلے نہیں ہوتے۔ خدا پر نظر نہیں ہوتی بلکہ زمین پر نگاہ ہوتی ہے۔ یعنی وہ خدا کے لئے کام نہیں کرتے دُنیا کے لئے کرتے ہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کی خاطر کام نہیں کرتا وہ تباہ ہوتا ہے۔ آگ اس کو جلا کر تباہ کر دیتی ہے ؛ مرتبہ لجنہ

سنن نسائی کے مؤلف کے حالات

حضرت امام بخاریؒ کے حالات ناظرات مصباح کی نظر سے گذر چکے ہیں۔ اب سنن نسائی جو کہ صحاح ستہ کی صحیح کتب میں سے ایک ہے، کے حالات ہدیۂ ناظرات کئے جاتے ہیں :-

ان کا نام احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحرین ہے۔ اور کنیت ابو عبد الرحمٰن۔ اُن کی پیدائش تقریباً ۲۱۵ھ میں ہوئی (حافظ بن حجر تہذیب التہذیب) سن ولادت میں اختلاف ہے۔ نسائی اُن کی نسبت ہے۔ نساء کی طرف جو ایک شہر نساء تھا۔ خراسان میں مرو کے پاس اس شہر کا نام اس وجہ سے نسا ہوا۔ کہ ابتدائے اسلام میں جب مسلمان اُس شہر کو فتح کرنے گئے۔ تو وہاں کے مرد غائب غلّہ تھے۔ نری عورتیں ہی

183

عورتیں تھیں۔ انہوں نے غازیوں کا مقابلہ کیا۔ لیکن غازیوں نے یہ دیکھ کر لڑائی موقوف کردی اور کہا۔ ہم نے اس شہر کو نساء (تاخیر) میں رکھا۔ مطلب یہ کہ ہم اس شہر میں لڑائی نہ کریں گے۔ اور بعض نے کہا۔ کہ جو کوئی اس میں جاتا تھا وہاں جاکر اپنے شہر کو بھول جاتا تھا۔ (نساء ماخوذ ہے نسیان سے) آپؒ اپنے وقت کے امام اور حافظ بھی تھے۔ قاضی کافی مدت مصر میں رہے۔ اور اسی کو وطن بنایا۔ اور وہاں ان کی تصانیف پھیلیں۔ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کہ نسائی نے سُنا حدیث کو قتیبہ بن سعید اور اسحاق بن راہویہ اور ہشام بن عمار وغیرہم اور انکے برابر والے ہمعصر لوگوں سے خراسان اور حجاز اور عراق اور مصر اور شام اور جزائر میں (سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث اور رجال کو) اور اس فن میں بہت عمدہ مہارت رکھتے تھے۔ اور وہ یگانہ تھے معرفت اور اتقان میں۔ اور اسناد کی بلندی میں۔ روایت کی اُن سے ابو بشر دولابی۔ محمد نیشاپوری۔ سیوطی اور طبرانی نے ملا علی قاری نے مقدمہ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ امام نسائی حدیث کے حافظوں میں سے ایک ہیں۔ آخر یہ خارجیوں کے ہاتھوں پیر کے دن شہید ہوئے تھے۔ ۱۳ صفر ۳۰۳ھ ہجری کو مکہ میں انتقال کیا۔ اور بعض کہتے ہیں۔ صفا اور مروہ کے درمیان مدفون ہیں۔ واللہ اعلم۔ بقول بعض (فلسطین رملے میں) بقول بعض دمشق میں آپ سے فضائل معاویہ کا سوال ہوا۔ انہوں نے کہا معاویہ کی نجات نہیں ہوگی۔ اس لئے لوگوں نے لاتوں سے آپؒ کو فوطوں پر مار مار کر مسجد سے باہر نکال دیا۔ اور روندا گیا۔ اور شہید کردیا۔

آپؒ ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ باوجود اس کے وہ قوت رکھتے تھے۔ ان کی چار بیویاں تھیں۔ اور لونڈیاں بھی تھیں۔

خون کی سُرخی اُن کے بدن پر نمایاں تھی۔ اور باوجود کبر سن کے سبز چادریں پہنتے تھے۔ اکثر بڑے بڑے مُرغ کھایا کرتے تھے۔

انہوں نے کتاب الخصائص حضرت علیؓ کے فضائل میں تصنیف کی (شیخین کے فضائل کی کوئی کتاب نہیں لکھی) لکھنے کی وجہ۔ آپ دمشق گئے۔ وہاں کے اکثر لوگ حضرت علیؓ سے منحرف تھے۔ کتاب لکھی تاکہ اللہ اُن کو ہدایت بخشے۔ پھر صحابہؓ کے فضائل میں ایک کتاب لکھی۔

پہلے آپؒ نے حدیثوں کی بہت بڑی کتاب لکھی اور اُس کا نام سنن کبری رکھدیا۔ ایک امیر نے آپؒ سے پوچھا۔ اس کی سب حدیثیں صحیح ہیں۔ اُنہوں نے کہا نہیں۔ امیر نے حکم دیا۔ صحیح حدیثوں کو جُدا کرو۔ تب اُنہوں نے اس مختصر کتاب کو تالیف کرکے اور اس کا نام مجتبیٰ رکھا

اجتناء کہتے ہیں میوہ چننے کو یعنی چن چن کر عمدہ اور صحیح حدیثیں اس میں جمع کردیں۔ اس میں اکثر حدیثیں صحیحین کی ہیں۔ باقی حدیث کی کتابوں کی نسبت اس میں ضعیف حدیثیں بہت کم ہیں۔ دارقطنی۔ ابن عدی اور خطیب اور ابو علی نے کہا۔ کہ سنن نسائی کی سب حدیثیں صحیح ہیں۔

صحاح ستہ کی یہ چھ کتابیں ہیں (۱) بخاری (۲) مسلم (۳) سنن نسائی (۴) سنن ابو داؤد۔ (۵) جامع ترمذی (۶) موطا امام مالک۔ اکثر بزرگوں کا اجماع ہے۔ کہ صحیحین کے بعد تیسرا درجہ اس کتاب کا ہے۔ اس لئے احمدی بہنوں کو اس کا بھی مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور ان بزرگوں کے لئے بہت دعا کرنی چاہیئے۔ جنہوں نے نہایت جانفشانی اور کوشش سے یہ ذخیرہ جمع کرکے ہم تک پہنچایا۔ اللّٰھم صل علیٰ آل محمد وعلیٰ جمیع اصحابہ و انصارہ بعدد کل ذرۃ وسلم۔

(خاکسار محمد ابراہیم احمدی مدرس ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

ختم قرآن

محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ جناب محمد ابراہیم صاحب ننکانہ رقمطراز ہیں۔ کہ میری لڑکی سلیمہ قدسیہ نے قرآن کریم ۲۹ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ختم کیا۔ اس خوشی کی تقریب پر ننکانہ صاحب کے معززین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ آٹھ آنے امداد مصباح کے لئے ارسال ہیں۔ خداوند تعالےٰ میری اولاد کو خادم دین بنائے۔ اللّٰھم آمین۔

برے اثرات اور مغربیت سے بچنا

میری قابل عزت عزیز بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عاجزہ ایک چھوٹا سا مضمون جو کہ نہایت آسان عبارت میں ہے۔ آپ کے سامنے پیش کرتی ہے۔ جس کا ہیڈنگ ہر ایک قسم کے خراب اثرات اور مغربیت سے بچنا ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ میری بہنیں میری غلطی کو نظر انداز فرما کر اس کے اچھے پہلو پر چلنے کی کوشش کرینگی۔

تعلیم تعلیم وہ ہے جو کہ گھر میں یا سکول میں حاصل کی جائے۔ خاص کر سکول کی طالبات کو زیادہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ تعلیم حاصل کرکے یا کرتے ہوئے ہمارا اکیرکٹر کیسا ہونا چاہیئے۔ پس یہ تعلیم جو کہ ہم آج کل حاصل کررہی ہیں اس تعلیم کے ذریعہ ہمیں اعلیٰ سے اعلیٰ فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔ یہی تعلیم ہے کہ اگر ہم اس کو ناجائز طریقے سے استعمال کریں گے۔ تو یہ ہم کو ہر قسم کے فائدوں سے محروم کرسکتی ہے۔ اور اگر اس کے ہر ایک پہلو پر غور کرکے اس کے مطابق عمل کریں گے۔ تو یہ ہم کو ہمارے اعلیٰ سے اعلیٰ مقاصد تک پہنچا سکتی ہے۔ دیکھیں اگر ہم اس سے ناجائز فائدہ اٹھائیں۔ تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ کہ تعلیم یافتوں سے ان پڑھ اچھی ہیں۔ اگر ہم تعلیم بھی حاصل کریں

اور اس کا انجام بھی یہ ہو۔ کہ طالبات سے اَن پڑھ بہتر ہوں۔ تو ایسی تعلیم حاصل کرنے سے کیا فائدہ۔ پس ہمیں اسلامی اسکولوں خصوصاً قادیان جیسے اسلامی اسکول کی تعلیم حاصل کرکے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ تا ہمارا نام دُنیا میں روشن ہو جائے۔ اور دُنیا کہہ اُٹھے۔ کہ اگر تعلیم ہے تو قادیان کے اسلامی اسکول کی تعلیم ہے۔ آج کل ہمارا کام ہے کہ ہم قادیان کے نام کو دُنیا میں روشن کر دیں۔ جس طرح چاند ستاروں سے منور ہوتا ہے۔ ہمیں علم حاصل کرکے یا کرتے ہُوئے یہ مطلق خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ مغربی اثر بھی کوئی چیز ہے۔ عربی، فارسی، انگریزی وغیرہ زبانیں جو بھی ہم سیکھتی ہیں تو اس سے ہماری مراد یہ نہیں کہ ہم نے اثر کو قبول کرنا ہے۔ قطعاً نہیں۔ مثلاً اگر ہم مغربی زبان سیکھتی ہیں۔ تو اس سے ہمارا یہ مطلق خیال نہیں۔ کہ ہم مغربی اثر کو قبول کریں۔ بلکہ ہماری دِلی تمنّا یہی ہے۔ کہ ہم نے اہلِ مغرب کو احمدی کرکے مغربیت کے بُرے اثرات کو مٹانا ہے۔ جیسا کہ ۱۶ر مئی ۱۹۳۶ء کے خطبہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ مغربیت کسی مٹی کے ڈھیر کا نام نہیں جسے ہم نے پیر مار کر مٹانا ہے۔ بلکہ مغربیت ان آدمیوں کی طرز معاشرت اور طرز تمدن کا نام ہے۔ جو انگریزی بولتے اور فرانسیسی وغیرہ زبانیں بھی استعمال میں لاتے ہیں۔ اس مغربیت کو کس طرح مٹایا جا سکتا ہے جب تک ہم خود ان کی زبانوں میں مہارت حاصل کرکے انہیں ان کے نقائص نہ بتائیں اور انہیں اسلام کی تعلیم پر نہ لائیں۔ اور مغربیت کو کچلنے کا مطلب کیا ہے۔ کیا یہ مطلب تھا۔ کہ زہر دیکر ان کے دلدادوں کو مار دو۔ ہرگز نہیں۔ اگر انکو مار دینا ہے۔ تو پھر ان کی زبان سیکھنے کا کیا مطلب ہے۔ اگر یہ مطلب تھا۔ کہ اہلِ غرب اہلِ یورپ کو مسلمان کرکے مغربیت کو کچلو، تو پھر یہ فرض کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ جبتک ہمارے مرد اور ہماری عورتیں انگریزی زبان نہ سیکھیں۔ اور ان تک اپنے خیالات پہنچانے کے قابل نہ بنجائیں۔ پس ہم کو قطعاً یہ خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کہ جب تک ہم میں کچھ نہ کچھ مغربیت کا اثر نہ ہوگا۔ ہم تعلیم والی نہیں کہلا سکتیں۔ یہ بالکل خلافِ عقل ہے۔ ہم غیر تمند طالبہ تب ہی کہلا سکتی ہیں جبکہ مغربیت کا اثر ہم سے کوسوں دُور ہو۔ اور ہم اس کو اپنے لئے بے غیرتی کا موجب سمجھتی ہوں۔ ہمارا وُہ طرز عمل ہے جسپر ہم نے پیارے نبی کریمؐ کو پایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ہمیں ایسے ہی طرز طریق پر آراستہ کیا۔ اور آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بار بار یہی تاکید

فرماتے ہیں۔ کہ اپنے طرز عمل کو نہ چھوڑو۔ اور ہر قسم کے بُرے اثرات سے بچنے کی کوشش کرو۔ میرے نزدیک تو یہ بہت ہی بے غیرتی کی بات ہے۔ کہ اپنے مذہب کے طریقے کو چھوڑ کر غیر مذہب کا دستور اختیار کر لو۔ فرض کرو۔ اگر ہم سرحد کی طرف جائیں۔ تو وہاں کی عورتوں کے بڑے بڑے لباس دیکھکر ہم کو ہنسی آئے گی۔ کہ کتنے بڑے بڑے چولے پہنے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے وہ بھی ہم کو ایسا تصور کریں۔ کہ اتنے ہلکے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ گویا کہ ننگی دکھائی دیتی ہیں۔ اسی طرح ہر ایک مذہب کے لوگ اپنے دستور کیمطابق چلتے ہیں۔ پھر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ لوگ مغربی دستور کو اتنا پسند کیوں کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے طرز طریق میں ہمارے سامنے ایسے ایسے نقائص پائے جاتے ہیں جو کسی مذہب میں نہیں پائے جاتے۔ ہمارا طرز عمل تو خدا تعالےٰ کے حضور میں بھی سب دستوروں میں انتخاب کیا ہوا ہے۔ تو ہم اور کس کے خواہاں ہیں۔ پس آج ہم کو تعلیم حاصل کر کے ایسا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ جو صحابیات نے کیا۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم صحابیات جیسا نمونہ بنا کر اپنے آپکو دُنیا کے سامنے رکھ دیں۔ تا وہ ہستیاں جو اس سے بے خبر ہیں۔ ہوش میں آجائیں۔ اور اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم سے اپنے آپکو دُنیا کے لئے اور آخرت کے لئے آراستہ کر لیں۔ غرور، تکبر وغیرہ کا مادہ ہم میں نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ بات تو سب کو معلوم ہے۔ کہ غرور کا سر نیچا ہے۔ مگر ذرا آنکھیں کھول لیں۔ کہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج بڑے بول کا سر نیچا کر دیا ہے۔ نیز مجھے اُمید ہے۔ کہ ہماری احمدی بہنوں میں کوئی ایسی بہن بھی نہیں ہوگی۔ کہ کسی ایسے کام کو خواہ بڑا ہو یا چھوٹا جس کو وہ پہلے اپنے ہاتھوں سے کرنا عار سمجھتی تھیں۔ وہ آج بحکم امام نبی کریم صلعم کی بیویوں کی سادگی پر نظر ڈالتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے نہ کرتی ہو۔ پس میں خدا تعالےٰ کے حضور دُعا کرتی ہوں۔ کہ وہ ہم کو تعلیمیافتہ بنا کر ہم سے اسلام کی خدمت لے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ بوجہ تعلیم حاصل کرنے کے ہم مغربیت کے بُرے اثر سے متاثر ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوں۔ اے خدا تو ہمیں اپنی مقربہ مومنات میں شمار فرما۔ اور ہر ایک بُرے عمل سے بچا کر نیک اور صالح عمل کرنے کی توفیق عطاء فرما۔ آمین ثم آمین ؛

والسلام

(خاکسارہ امۃ الرحمن نسیم احمدی بنت بابو محمد رشید خان صاحب سٹیشن ماسٹر شبکئی ضلع پشاور)

185

اِسلامی آداب مُلاقات

خواتین سلسلہ کو اخلاق و آداب میں ان مستورات سے ممتاز ہونا چاہیئے ۔جنہیں ابھی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت ابھی حاصل نہیں ہُوئی ۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ضرورت پر اغیار کو زبان دراز کرنے کا موقعہ مل سکتا ہے ۔لیکن چونکہ ہماری بہنوں کو عام طور پر غیر احمدی مستورات ہی سے واسطہ پڑتا ہے ۔ اور انہی سے میل جول ہے ۔ جو اخلاق و آداب عالیہ اسلامیہ سے نابلد محض ہوتی ہیں ۔ اس لئے وہ بھی اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتیں ؛

ہمیں حکم ہے ۔کہ خواہ ہم مرد ہوں یا عورتیں ۔ جب کسی سے ملنے کے لئے جائیں ان کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لیں ۔حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ۔کہ جب تم باہر سے کسی گھر میں داخل ہونا چاہو ۔ تو داخل ہونیکی اجازت لو ۔ ایک شخص نے عرض کیا ۔حضورؐ ! اگر اپنے ہی گھر میں داخل ہونا چاہیں ، تب بھی ہمیں اجازت لینا ضروری ہے یا نہیں ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ ہاں ۔ کیونکہ بالکل ممکن ہے ۔کہ اندر تمہاری والدہ ہی غسل کر رہی ہوں ؛

مرد شاید اپنے گھروں میں کبھی بغیر اجازت داخل ہو جاتے ہوں ۔لیکن دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت داخل ہونے کا انہیں کبھی موقعہ نہیں ملتا ۔ اس لئے شاید اس ارشاد کی اہمیت مستورات کی نسبت اس قدر آسانی سے ان کے ذہن نشین نہ ہوسکے ۔ ہماری بہنیں اس ارشاد کی اہمیت کا آسانی سے اچھی طرح اندازہ لگا سکتی ہیں ۔کیونکہ انہیں کئی ایک دفعہ ایسے ذاتی تلخ تجارب ہوئے بھی ہوں گے ۔ اِس لئے آج میرا رُوئے سخن مستورات ہی کی طرف ہے ۔جو نہ صرف اپنے گھروں میں بغیر اجازت داخل ہونے کو قبیح نہیں سمجھتیں بلکہ دوسروں کے گھروں میں بھی بغیر دستک دینے اور اجازت لینے کے بے حجابانہ داخل ہو جاتی ہیں ۔ بالکل ممکن ہے ۔کوئی مرد صحن میں دروازے کے سامنے ہی بیٹھا ہو ۔جس کی نظر آنے والی مہمان پر پڑ جائے ۔

کِسی گھر میں داخل ہونے کا اسلام نے جو طریق مقرر کیا ہے ۔وہ یہ ہے ۔کہ دروازہ پر پہنچیں تو دستک دیں ۔ اور السلام علیکم کہیں ۔ اگر صاحب خانہ وعلیکم السلام کہکر اندر آنیکی اجازت دیدے ۔ تو داخل ہو جائیں ۔لیکن اگر اندر سے کوئی جواب نہ ملے ۔ تو پھر السلام علیکم کہیں ۔ اگر اب بھی جواب نہ ملے ، تو ایک دفعہ اور اونچی آواز سے السلام علیکم کہیں ۔ اگر

اس دفعہ بھی اندر سے جواب نہ آئے۔ تو بلا چون وچرا ہمیں واپس چلے جانا چاہیئے ؛

اس ضمن میں ایک اور امر کی طرف بھی معزز احمدی خواتین کی توجہ منعطف کروانا چاہتا ہوں۔ قرآن کریم میں جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ عورتوں کے لئے جائز ہے۔ کہ خاوند۔ بھائی۔ والد اور بیٹوں وغیرہ سے پردہ نہ کریں وہاں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے۔ کہ ونسائھن ان کی جو جان پہچان کی مستورات ہوں۔ ان سے پردہ ضروری نہیں۔ ان کے علاوہ جو عورتیں ایسی ہوں جنہیں یہ نہ جانتی ہوں۔ اور جوان سے واقف نہ ہوں۔ ان سے بھی پردہ ضروری ہے۔ لیکن بالعموم خواتین اس ارشاد آلہی کی تعمیل کی طرف توجہ نہیں کرتیں۔ ان کے نزدیک محرم مردوں کے علاوہ دیگر "اشخاص" سے پردہ نہ کرنے کے لئے صرف یہ شرط ضروری ہے۔ کہ وہ عورت ہوں۔ اس سرٹیفکیٹ کے بعد نہ صرف یہ کہ پردہ نہ کرنا جائز سمجھتی ہیں۔ بلکہ پردہ کرنا ناجائز خیال کرتی ہیں ؛

یہ حکم اسلام نے پیش بندی کے لئے دیا ہے۔ کہ مستورات مخرب الاخلاق رذیل عورتوں سے ملنے سے اجتناب کریں۔ اور اس طرح ان قبیح نتائج سے محفوظ رہیں۔ جو بصورت دیگر لابدی ہیں۔ چونکہ بظاہر حالات اخلاقی حالت معلوم کرنا مشکل امر ہے۔ اس لئے ارشاد آلہی اس امر کا متقاضی ہے۔ کہ جان پہچان کی عورتوں کے علاوہ دیگر عورتوں سے پردہ کیا جائے؛

اس ارشاد کی وضاحت کے بعد میں معزز احمدی مستورات سے عرض کروں گا۔ کہ انہیں نہ صرف خود اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ بلکہ غیر احمدی مستورات میں بھی اسے رائج کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ تا وہ بھی اس کی تعمیل کی سعادت سے محروم نہ رہیں۔ اور یہ نہ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ غیر احمدی ہونے کی وجہ سے وہ ان کا اثر قبول نہیں کرینگی۔ کیونکہ مستورات بحث وتمحیص کی بجائے نمونہ اور رواج سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں ؛

خالد (مولوی فاضل۔ بی اے آنرز قادیان)

خانہ داری اور اسکی تعلیم

افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جہاں لڑکیوں کی تعلیم میں آسانیاں پیدا کی جارہی ہیں وہاں خانہ داری کی تعلیم کو بالکل ہی پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ آج کل اعلیٰ تعلیمیافتہ لڑکیوں میں ایسی بہت ہی کم ملینگی۔ جو اعلیٰ نظام پر گھر چلانے کی قابلیت رکھتی ہوں۔ آج کل کی تعلیمیافتہ لڑکیاں فن موسیقی میں ماہر ہونا۔ اور سیر وتفریح میں اپنا وقت کا بیشتر حصہ صرف کرنا معیار زندگی تصور کرتی ہیں ؛

اس قسم کی زندگی ابتدا میں تو نہایت

خوشگوار اور پُرلطف معلوم ہوتی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد جب یہ سرگرمی کچھ کم ہو جاتی ہے۔ اور دُوسری ضرورتیں محسوس ہوتی ہیں۔ تو اسوقت ایسی بیوی میں تعلیم خانہ داری کی ناواقفیت کی وجہ سے آئے دن جھگڑے ہونے رہتے ہیں۔

لڑکیوں کی زندگی کا معیار فیشن پرستی پر ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ انہیں دُنیا میں باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے بہت کچھ سیکھنے کیضرورت ہے:

اگر لڑکیوں کی تعلیم میں تھوڑا بہت فن طِبّ کو بھی دخل دیا جائے، تو نہایت مناسب ہوگا۔ تاکہ خدانخواستہ اگر گھر میں کوئی بیمار پڑ جائے تو اس کی نرسنگ کا بوجھ لڑکیاں خود اُٹھا سکیں۔

کھانے پکانے اور سلائی سے اچھی طرح واقفیت رکھنے کے علاوہ آرائش میں مہارت پیدا کرنا ہر لڑکی کا فرض اوّلین ہے۔ کمرہ ملاقات کو کس طرح سجانا چاہیئے۔ سونے یا کھانے کے کمرے میں کن کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ اور ان چیزوں کو کیونکر مناسب طور پر ترتیب دینی چاہیئے۔ اسی طرح گودام۔ باورچی خانہ۔ اور غسل خانہ وغیرہ کی صفائی و ترتیب میں کماحقہ واقفیت ہونی چاہیئے:

نوٹ:۔ بزرگوں سے استدعا ہے۔ کہ جہاں وہ اپنی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دیں، وہاں انکو خانہ داری کی تعلیم سے بھی واقف کرائیں۔ تاوہ اپنے خاندان کے نام کو روشن کر سکیں:

الراقمہ طاہرہ خانم
بنت ڈاکٹر محمد طفیل خان ایم ڈی نصرت گرلز ہائی سکول

لڑکیوں کی تعلیم

بعض بہنوں کا خیال ہے۔ کہ لڑکیوں کے پڑھانے لکھانے سے فائدہ کیا۔ ان کو کہیں نوکری نہیں کرنی روٹی نہیں کمانی۔ بلکہ سارے جہان کا حال بتاکر دیدہ دلیر کرنا ہے؟ مگر یہ خیال میری عزیز بہنوں کا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس بات سے ہر مسلمان عورت و مرد بخوبی واقف ہیں۔ کہ ہمارے حضرت پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ علم ہر مسلمان عورت و مرد پر فرض ہے۔ یہ ایک بچوں کی سی باتیں ہیں۔ پڑھنے سے عقل آئے گی یا دیدہ دلیر ہوں گے۔ یہ تو بعض بڑے بڑے مولوی اور پچھلے زمانے کے بزرگوں کا خیال تھا۔ کہ لڑکیوں کو پڑھانا بُری بات ہے۔ وہ زمانہ نہیں رہا۔ بلکہ اب تو وہ زمانہ ہے۔ کہ تعلیم یافتہ لڑکی جاہل ماں کو بُری نظر سے دیکھتی ہے۔ اور اس کے ہر کام کی نکتہ چینی کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ پچھلے زمانے کے جن بزرگوں کا یا جن مولویوں کا یہ خیال تھا وہ غلطی پر تھے۔ بلکہ پیغمبر خدا صلعم کے زمانے کی مسلمان عورتیں علم کا دریا تھیں۔ یہ موٹی سی بات ہے کہ علم آدمی کو آدمی بنا دیتا ہے:

پڑھ لکھ کر تو عورتیں گناہ سے بچیں گی۔ بُرائی سے پرہیز کریں گی۔ ایمان کو ایمان، عزت کو عزت، بڑوں کو بڑا۔ چھوٹوں کو چھوٹا۔ ہر چیز

کی اصلیت معلوم کریں گی ؛

دیدہ دلیری کی جو کہتے ہیں۔ ان پڑھ عورتیں، اور جاہل عورتیں ضرور ہے کہ ایسی ہوں یا ہو جائیں۔ آہ مسلمان کتنے ذلیل ہو گئے۔ روز بروز بد تمیز نالائق ہوتے جاتے ہیں۔ یہ کیوں۔ صرف اس لئے کہ عورتیں جاہل ہیں۔ اور گود ہی میں دنیا بھر کے عیب بچوں میں پیدا کر دیتی ہیں (بچوں کے واسطے ماں کی گود پہلا مدرسہ ہے) ماں کی جب یہ حالت ہے۔ کہ خدا اور اُس کے رسولؐ کی تہذیب سے کوسوں دُور ہے۔ تو ان کے بچوں پر کیوں انکا اثر نہ پڑیگا ؛ بچپن کی پڑی ہوئی عادات ایسی عادات نہیں ہوتیں۔ کہ چھڑانے سے چھوٹ جائیں۔ بلکہ عمر تک وہ ساتھ جاتی ہیں ؛

خان محمد صالح احمد عفی عنہ (دار الفضل) قادیان

نان پاؤ کے ٹکڑے

سوجی کی تازہ روٹی خرید کر۔ دو دو انچ کے چکور ٹکڑے چاقو سے تراش کرلیں۔ اور بہت دھیمی آنچ سے گھی میں تل لیں۔ اور شکر کا ہلکا قوام بنا کر اسمیں گرم گرم ٹکڑے ڈالیں۔ جب سرد ہو جائیں تو نوش کریں۔ اور قوام میں کیوڑہ گلاب ضرور شامل ہو۔ اکثر لوگ قوام میں بالائی اور حل کردہ چھوٹی چھوٹی الائچی بھی ذائقہ بڑھانے کے لئے آمیزش کر دیتے ہیں۔ لیکن دعوت کے موقعہ پر ایسا نہیں کیا جاتا۔ کیوں کہ قوام کی صورت خراب ہو جاتی ہے۔ اور نان پاؤ کے ٹکڑے بالائی کے ریزے جذب نہیں کر سکتے ؛

(اہلیہ بسمل)

اُمورِ خانہ داری

آلو چھیلنا کس قدر وقت لیتا ہے؟ تو یوں کیوں نہ کریں۔ ایک ڈول میں تھوڑا سا گرم پانی ڈالکر آلو ڈالدیں۔ ایک موٹے سے ڈنڈے کے ساتھ اس کے اندر گرد گرد ہلائیں۔ پھر پانی گرادیں۔ آپ دیکھیں گی۔ کہ آلوؤں کا چھلکا تقریباً اُتر گیا ہے باقی کام چند سیکنڈوں کا ہے ؛

پٹرول صرف چکنے داغ دُور کرنے کے لئے مفید ہے۔ لیکن لیسدار داغوں کے لئے صابن ملا پانی یا امونیا کا ہلکا سا حل بہترین چیز ہے۔ جب بھی پٹرول استعمال کرو۔ خیال رہے کہ یہ نہایت جلدی بھڑک اُٹھنے والی چیز ہے ؛

برتنوں کیلئے پالش کا بہترین نسخہ ملاحظہ ہو:-

تارپین۔	ایک حصہ	سب کو ملا کر بوتل میں بند کرلیں۔ استعمال سے پہلے خوب ہلالیں ؛
میتھلیٹڈ سپرٹ	" "	
میٹھا تیل۔	ڈیڑھ "	
وائن گار۔	ایک "	

آلو پکانے سے پیشتر ان پر تھوڑا تھوڑا مکھن مل لیں۔ پکانے پر وہ چمکیلے خوش رنگ اور خستہ ہو جائیں گے ؛

187

چمڑے کے دستانے خریدتے وقت انکو باہر روشنی کیطرف دیکھو۔ اگر آر پار کسی جگہ بھی روشنی نظر آئے تو مت خریدو۔ ورنہ اچھے ہیں ؛

تھکے ماندے پاؤں کے لئے سوڈا بہترین چیز ہے۔ اتنا نیم گرم پانی لو۔ کہ جسمیں پاؤں ڈوب سکیں اسمیں صرف ایک چمچہ چاء سوڈا ڈال لیں۔ اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک ڈبو کر خوب ملیں۔ پاؤں کی تھکاوٹ ٹخنوں میں ہوتی ہے ؛

چوہے تارپین کی بو کو سخت ناپسند کرتے ہیں پس اگر بوری کے ٹکڑے تارپین سے بھگو کر چوہے کے بلوں کے پاس رکھدیئے جائیں تو وہ جگہ ان سے ویران ہو جائے گی ؛ جنید

کریلوں کا دلمہ

کریلے چھیلکر دو ٹکڑے کرکے یا صرف شگاف دیکر ایک گھنٹہ تک دھوپ میں خشک کرکے متعدد بار پانی سے دھوئیں اور ایک بڑی نصف دیگچی پانی گرم کرلیں۔ جب پانی پکنے لگے۔ تو دیگچی کے منہ پر باریک کپڑا باندھ لیں۔ اسپر کریلے رکھکر سرپوش سے بند کردیں۔ بھاپ اسکی کڑواہٹ لیکر پانی بن کے دیگچی میں ٹپکتی رہیگی۔ تھوڑی دیر بعد کریلے چکھکر دیکھ لیں۔ اگر کڑواہٹ زائل ہوگئی ہو۔ تو گھی میں معمولی آنچ سے تل لیں۔ اور اسکے ہموزن سرخ کی ہوئی پیاز اور تیار کردہ قیمہ کریلے کے اندر بھر کر کچے تاگے سے لپیٹ دیں۔ اور باقی ماندہ نصف پیاز اور نصف قیمہ بگھار کر کریلے ڈالدیں۔ اور گرم مصالحہ جوز ترکی کتری ہوئی ادرک ڈال کر قدرے بھون لیں۔ اور پھر نوش کریں۔ ہر چیز کا دلمہ اسی طرح پکتا ہے ؛ (اہلیہ بسمل میانوالی)

عورت کا سہاگ

۱۔ عورت دنیا کی رونق ہے۔ اس کے بغیر ہر گھر سونا مکان رہ جاتا ہے ؛

۲۔ عورت خدا کی مخلوق ہے۔ جس کی صورت میں تقدس، نگاہوں میں عصمت، آواز میں شیرینی اور برتاؤں میں نیکی ہو۔ سچی عورت وہ ہے جس کی ہر ادا میں جادو ہو ؛

۳۔ دنیا کے رشی، نبیوں اور پیغمبروں نے عورت ہی کا دودھ پیا تھا ؛

۴۔ اے نیک عورت! تیرا زیور سونا چاندی نہیں ہے۔ بلکہ تیری حیا ہے ؛

۵۔ تیرا حسن تیری شکل وصورت نہیں بلکہ تیری پاکیزگی ہے ؛

۶۔ تیرا لباس مخمل وریشم نہیں۔ بلکہ تیری سلیقہ شعاری ہے ؛

۷۔ اگر تو غریب ہے تو اپنے افلاس پر رنج و قلق کے آنسو نہ بہا۔ دنیا میں اکثر عورتیں تجھ سے بھی زیادہ غریب ہیں ؛

۸۔ اگر خدا نے تجھے خوبصورتی کا جادو دیا ہے۔ تو غرور نہ کر۔ دنیا میں اکثر عورتیں تجھ سے بھی زیادہ حسین ہیں ؛

۹۔ اگر تیرا چہرہ دلکش نہیں ہے تو اپنی حالت پر افسوس نہ کر۔ دنیا میں اکثر عورتیں تجھ سے بھی

بدصورت ہیں ؏

۱۰۔ ہنس مکھ خاتون دوزخ کی مصیبت کو بھی راحت بنادیتی ہے۔ مگر بدمزاج عورت بہشت کی برکتوں کو بھی خوفناک عذابوں میں تبدیل کر دیتی ہے ؏

۱۱۔ تُو شادی شدہ ہے تیری دُنیا تیرا شوہر ہے۔ اپنے آپکو اس دُنیا سے باہر نہ لیجا ؏

۱۲۔ اپنے شوہر کے سوا کسی دوسرے کیطرت نہ دیکھ، ورنہ تیرے خاوند کا دل تجھ سے صاف نہ رہیگا ؏

۱۳۔ اپنا دل اپنے شوہر کو دے، اُس کا دل خود بخود تیرا ہو جائے گا ؏

۱۴۔ اپنے شوہر کے نقص نہ دیکھ، وہ تیرے نقص نہ دیکھے گا ؏

۱۵۔ اپنے شوہر کے عیوب کسی دوسرے سے بیان نہ کر ؏

۱۶۔ تیرا شوہر اپنے والدین کا بیٹا بھی ہے اُسے اُنکی خدمت سے باز نہ رکھ۔ اُنہوں نے اُسکی اس وقت خبر گیری کی ہے۔ جب تو اپنی ماں کی شفقت کے سایہ تلے گڑیوں سے کھیلتی پھرتی تھی ؏

۱۷۔ نیکی کا معاوضہ خود نیکی ہے ؏

۱۸۔ بیاہ کے بعد اپنے خسر کو اپنا باپ اور ساس کو اپنی ماں سمجھ۔ اُنہوں نے تیرا رشتہ بڑے شوق اور چاؤ سے کیا ہے۔ اُنکے سخت الفاظ پر ان سے خفا نہ ہو ؏

۱۹۔ محبت کی آنکھ نہ نقص دیکھتی ہے نہ اسمیں غصّہ کا دخل ہو سکتا ہے۔ اطمینان قلب کی چاہ ہے تو اپنی آنکھ میں محبت پیدا کر ؏ (عارف)

شذرات

آکسفورڈ (بذریعہ ڈاک) ڈیسی ایلن ۲۲ سالہ لڑکی کے موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو جانے کا عجیب واقعہ پیش آیا۔ ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر اس کی حرکت قلب بند ہو گئی۔ اور اس کی آنکھوں کی پتلی پھیل گئی۔ ڈاکٹروں نے اس کی موت کا فتویٰ دیدیا۔ بعد دوپہر اس کے قلب میں حرکت پیدا ہوئی۔ رگوں میں خون دوڑنے لگا۔ اور وہ دوبارہ زندہ ہو گئی۔ اس لڑکی نے اس عالم کی جو کیفیت بیان کی وہ یہ ہے۔ کہ مجھے سریلے نغموں کی میٹھی میٹھی تانیں سُنائی دے رہی تھیں۔ اس جگہ امن و سکون اور خاموشی کا عالم طاری تھا۔ میں اس حریت زا دقت کی کیفیت و لذت بیان نہیں کر سکتی۔ مجھے کبھی اس دُنیا میں قلبی مسرت محسوس نہ ہوئی تھی۔ نغمہ فردوس کی آوازیں برابر میرے کانوں میں آرہی تھیں۔ وحشت، خوف، مصائب ان میں سے کچھ بھی وہاں موجود نہ تھا۔ البتہ دائمی امن و سکون اور راحت ؏ (حقیقی موت نہ تھی)

ڈاکٹر کینن جادو کا ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں ایک عرب جو الجیریا میں رہتا تھا۔ جادو کے کئی کرتب دکھاتا تھا۔ جبر فرانسیسیوں نے فیصلہ کیا کہ اسکی آزمائش کیجائے۔

اور اس طرح سے اصلی باشندوں کی توہمات پرستی کا خاتمہ کیا جائے۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ کمشنر فوجی سپاہیوں کی ایک پارٹی کیساتھ جادوگر کے خیمہ میں گیا۔ کپتان نے جو فوجی سپاہیوں کا انچارج تھا۔ جادوگر کو حکم دیا کہ اس دریا کو جس میں بھاری طغیانی آئی ہوئی ہے فوراً بند کر دے۔ پانی بالکل چلنا بند کرے۔ درمیان میں جاکر آگ جلائے۔ اور وہاں مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرے ؛

عرب نے حیران ہو کر کہا۔ بس یہی آپ چاہتے ہیں۔ مَیں نے سمجھا تھا۔ کہ آپ لوگ کوئی بہت مشکل سوال کریں گے۔ اچھا۔ اتنا کہا اور ایک چھوٹا سا پتھر اُٹھایا۔ اُسے دریا میں پھینکا اور پانی فوراً چلنا بند ہو گیا۔ خشک ریت نظر آنے لگی۔ تب عین درمیان میں جاکر آگ جلائی اور کھانا تیار کیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ ایندھن اور دیگر سامان ہوا سے لے رہا ہے۔ یہ کھانا تمام فوجی سپاہیوں اور افسروں نے کھایا۔ اس کے بعد جب سب کام ختم ہو چکا۔ تو جادوگر نے کچھ کہا۔ اور دریا پھر بہنے لگا ؛

ڈاکٹر کینن کہتے ہیں۔ کہ اگر کسی شخص کو اس کہانی کی صداقت پر یقین نہ ہو۔ تو وہ الجیریا کے سرکاری ریکارڈ میں اس کا حال پڑھ لے ؛

اگرچہ عورت مرد سے قد میں پانچ انچ کم ہوتی ہے۔ اگرچہ عورت کے جسم میں خون کے "سیل" مرد کی نسبت کم ہوتے ہیں۔ اور وہ اتنی آکسیجن اپنے جسم میں داخل نہیں کر سکتی جتنی مرد داخل کر سکتا ہے۔ لیکن وہ دماغی لحاظ سے مرد سے برتر ہے۔ عورت کی یادداشت مرد سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ اور کئی سال گذر جانے کے باوجود بھی وہ کسی واقعہ کی چھوٹی چھوٹی تفاصیل بیان کر سکتی ہے۔ عورتیں بہترین پرائیویٹ سیکرٹری ثابت ہوتی ہیں۔ مرد اپنے اختیارات او طاقت سے علیحدہ نہیں ہونا چاہتا۔ جن عورتوں کو ذمہ واری کی پوزیشنیں دی گئی ہیں۔ انہوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ نہایت خوبی سے زیادہ سے زیادہ ذمہ واری کام کر سکتی ہیں۔ لیکن زندگی کے بعض شعبہ جات میں مرد نے اس طرح قبضہ جما رکھا ہے۔ کہ وہ عورت کو اپنی قابلیت دکھانے کا موقعہ ہی نہیں دینا چاہتا ؛

مَیں اچھی صحت کے لئے ہمیشہ خدا کی شکر گذار رہی ہوں۔ اور اب جبکہ اس نے مجھے تبدیل کر دیا ہے (مَیں مرد بن گئی ہوں) مَیں اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اب مَیں اپنی حرکات و سکنات کا خاص خیال رکھتی ہوں۔ اور بولتے وقت اپنے الفاظ کا اچھی طرح جائزہ لے کر اُن کا استعمال کرتی ہوں۔ مجھے اس امر کا بخوبی احساس ہے۔ کہ تیس [۳۰] سال کے طویل عرصہ تک "لڑکی" اور "عورت" رہ کر انسان اپنی تمام تر فطرت کو تبدیل

نہیں کر سکتا۔ سلائی اور جرابیں بننے کے کام سے مجھے دلی نفرت تھی۔ چودہ سال کی عمر میں میں نے جراب بُننے کا کام شروع کیا اور سکول چھوڑنے کے وقت تک میں صرف اس کی ایڑی ہی بُن سکتی تھی۔ اِس سے میری سُست الوجودی اور تساہل پسندی ظاہر ہے۔ میری ماں میرے مستقبل کے متعلق بے حد مایوس رہتی تھی۔ اگر میں صبح کے وقت نیا جوتا پہن کر سکول جاتی تو شام کو واپسی پر وہ پُرانا اور ٹوٹا ہوا نظر آتا تھا ؎

(پرتاپ)

مفت مفت مفت

اصلی فیسرین خریدیں نقلی سے بچیں!

کیلوں۔ مہاسوں۔ چھائیوں کا

فیسرین رجسٹرڈ

سے بڑھ کر کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ مسلمہ بات ہے۔ کہ فیسرین کیلوں۔ چھائیوں۔ داغوں۔ پھنسیوں۔ پھوڑے تلوں۔ لوکل مور۔ خارش ایکزما وغیرہ جلد اور چہرے کی تمام بیماریوں کو مٹانے اور بدصورتی کو زائل کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ تعریفی خط ملاحظہ ہو۔ از

بیگم خواجہ جلال الدین صاحب عزیز منزل

لاہور۔ "فیسرین چہرے کیلئے سب سے بہتر کریم پائی گئی۔ مجھے فخر ہے۔ کہ ہندوستان میں بھی اب اس قسم کی چیزیں بننے لگی ہیں۔ جو انگلینڈ اور یورپ کی دوائیوں کو مات کر دیں۔ فیسرین بلاشبہ بہترین کریم ہے۔ قادر مطلق اس اکسیر کے موجد کو سلامت رکھے"۔

قیمت فی شیشی ایک ہی روپیہ ہے۔ لیکن آئندہ فیسرین کے ہر ایک خریدار کو فیسرین سنو (قیمت ۱۲ر) دن کے سنگار کے لئے مفت دی جاوے گی۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

اہل لاہور بیلی رام اینڈ برادرس اور شیخ عنایت اللہ جنرل مرچنٹ انارکلی سے خریدیں ⁂

عورتوں کی تندرستی کی محافظ

UTRONE

یوٹرون رجسٹرڈ Rgd.

طبقہ نسواں کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے۔ یہ ایام ماہواری کی خرابیوں کو مثلاً کمی خون حیض زیادتی حیض۔ بندش حیض۔ حیض کا درد یا تکلیف سے آنا۔ سیلان رطوبت۔ ہسٹیریا و باؤ گولہ درد سر۔ درد کمر۔ درد پیڑو وغیرہ کا شرطیہ علاج ہے۔ یوٹرون رجسٹرڈ مستورات کے لئے بہترین مقوّی (ٹانک) ہے۔ اور بے اولاد بیبیوں کو بااولاد کرنے میں اکسیر سے کم نہیں۔ خوراک قلیل۔ ذائقہ شیریں۔ قیمت دو روپیہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ⁂

فیسرین آٹو

بہ رُوح پرور۔ جانفزا۔ فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے۔ قیمت چھوٹا سائز آٹھ آنہ ۸ر بڑا سائز ایک روپیہ (عہ)

نوٹ:۔ اگر اسے فیسرین کریم۔ فیسرین سنو۔ یوٹرون۔ بائیلز ون کیساتھ منگوایا جاوے تو محصول ڈاک نہ لگے گا ⁂

وصیتیں

نمبر ۴۶۲۱: منکہ ام کلثوم زوجہ چوہدری مشتاق احمد صاحب قوم جٹ باجوہ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حسن منزل دارالفضل قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت ہوں:۔

میں اپنی جائیداد کے ۱/۲ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد کی کل قیمت -/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ جن کے نصف ۷۵۰ روپے ہوتے ہیں۔ اسکی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) زیورات طلائی قیمتی -/۴۴۸ روپے۔

(۲) گھڑی قیمتی -/۵۲ روپے۔

(۳) مہر ایک ہزار روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں۔ تو اس کو منہا کر دیا جائے گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ہو گی۔ اُس کے ۱/۲ حصہ کی بھی حقدار ہو گی۔

گواہ شد:۔ غلام حسن سفید پوشش حسن منزل محلہ دارالفضل قادیان۔

العبد:۔ ام کلثوم بیگم بقلم خود۔

گواہ شد:۔ مشتاق احمد خاوند موصیہ بقلم خود حسن منزل دارالفضل قادیان۔

نمبر ۴۵۴۲: منکہ عنایت بیگم زوجہ حکیم محمد عالم صاحب قوم ارائیں عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان محلہ دارالرحمت ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف حق مہر مبلغ تین صد روپیہ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔

گواہ شد:۔ محمد عالم خاوند موصیہ بقلم خود محلہ دارالرحمت قادیان۔

العبد:۔ عنایت بیگم بقلم خود۔

گواہ شد: محمود احمد بقلم خود احمدیہ میڈیکل ہال قادیان سیکرٹری وصایا محلہ دارالرحمت۔

نمبر ۳۹۴۷: منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ مستری فیض احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جموں۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ

۱۷/۱۲ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ -/۱۵۰۰ روپیہ مہر ہے۔ بصورت زیور ایک ہزار روپیہ اور نقد -/۵۰۰ روپیہ۔ اور میں اپنی جائیداد کا ۱/۴ حصہ -/۳۰۰ سر ٹیفکٹ ہونے پر انجمن میں داخل کرا دوں گی ؛

گواہ شد:۔ مستری فیض احمدؐ خاوند موصیہ

العبد:۔ راقمہ امۃ اللہ بیگم زوجہ فیض احمدؐ جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ جموں ؛

گواہ شد:۔ محمدؐ ابراہیم بی۔ اے قادیان ؛

میری پیاری بہنو!

آپکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ عورتوں کے امراض کو عورتیں خوب سمجھتی ہیں۔ اسلیئے آپکی ہمدردی کے پیش نظر یہ اشتہار دے رہی ہوں، کہ اگر آپکو مرض سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت آتی ہے۔ سر درد کرتا رہتا ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ معمولی کام کاج کرنیسے تکان محسوس ہونے لگتی ہے تو فضول ادویات استعمال کر کے اپنی صحت خراب نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت جو مرض سیلان الرحم کیلئے یقینی مفید بلکہ تریاق ہے۔ منگا کر اس موذی مرض سے نجات حاصل کریں ؛ قیمت معہ محصولڈاک ۲ دو روپے آٹھ آنہ (عہ/۲)

اگر آپکو ماہواری ٹھیک نہیں ہیں بے قاعدہ ہیں یا تکلیف سے آتے ہیں۔ جس کیوجہ سے طبیعت خراب رہتی ہے۔ تو میری دوا راحت کا استعمال کریں۔ جو اس مرض کے لئے بہت بڑی کامیاب دوا ہے ؛ قیمت مکمل خوراک معہ محصولڈاک ۲ دو روپے آٹھ آنے (عہ/۲)

ملنے کا پتہ

ایچ۔ نجم النساء بیگم معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

پھول

ممتاز اختر دختر منشی محمد اسمٰعیل صاحب

قادیان۔

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا